رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب
٨ / ٨٨١	٦/٢٨ ، ٢٧/٥ ، ١٥/٢٧/٢٠٠٦		(see below)	

18-5-2006 کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

السلام علیکم،

سلیم اور وقار نے کتاب کا کاروبار شروع کیا۔ سلیم نے صرف پیسہ لگایا اور وقار نے پیسہ اور ساری ذمہ داری لی۔ سلیم نے ۴۰ ہزار دینے کی بات کی تھی۔ لیکن ۴۰ ہزار نہیں ہوئے تو 35 ہزار دینے کی بات کی جس پر وقار بھی راضی ہوئے۔ وقار نے (۵۵ صحیح) پر 35 فیصد نفع مقرر کیا اور نقصان میں 35 فیصد مقرر کیا۔ وقار نے کہا اگر ایگریمنٹ کریں گے کوئی ایگریمنٹ نہیں کرا۔ کتابیں جو 25 فیصد سیل ہوئی۔ اور 75 فیصد واپس ہوگئی۔ وقار نے 40 ہزار روپے بطور رقم کاروبار میں۔ کل سرمایہ 75 ہزار روپیہ تھا۔

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ۔

* نقصان لازمی ہے۔

۱) وقار نے کوئی کتاب ۱۰ روپے کی دی۔ کوئی کتاب ۱۵ روپے کی

۲) کوئی کتاب ۲۰ ۔ اور کچھ کتابیں 25 کے حساب سے دی۔ یہ

وقار کو صحیح یاد نہیں ہے کہ کتنی 20 - 25 - اور ۱۵ کے حساب سے دی۔

۴) ان کتابوں کا حساب کس طرح کیا جائے گا۔ اس نقصان میں سلیم اور وقار کس طرح شریک ہونگے۔ اور واپس آئی ہوئی کتاب کس طرح تقسیم ہونگی۔ کیا وقار کو سلیم کی رقم پوری دینی ہوگی۔ سلیم نقصان میں کتنا شریک ہوگا۔ 25 فیصد سیل کو کس طرح تقسیم کیا جائیگا۔

معلومات سے آگاہ فرمائیں۔ شکریہ۔

مستفتی

سلیم الدین ۔ شارع فیصل کراچی مکان نمبر ۱

سیکٹر 4

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان تبویب
			الجواب حامداً ومصلیاً (متن ذیل میں)	شرکت میں نقصان کی تقسیم کا طریقہ اور اصول

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں مذکورہ معاملے میں سلیم کے مطابق نقصان کو نفع کی طرح متعین شرح سے تقسیم کرنے کی شرط درست نہیں تھی۔ نفع کی جو بھی شرح متعین کی جائے نقصان ہمیشہ ہر شریک کے سرمائے کے بقدر تقسیم ہوتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں دونوں شریک اپنے اپنے سرمائے کے تناسب سے نقصان میں شریک ہوں گے۔ مذکورہ معاملے کو ختم کرنے کی صورت میں نفع و نقصان کی تقسیم کا طریقہ یہ ہوگا کہ پہلے فروخت شدہ کتابوں کی مجموعی قیمت لگائی جائے کہ ان سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی۔ ہر کتاب کی الگ سے قیمت معلوم ہونا ضروری نہیں البتہ مجموعی قیمت لگانے میں وقار کو دیانت داری سے کام لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد بچ جانے والی کتابوں کو فروخت کیا جائے اور اگر کوئی فریق انہیں اپنے پاس رکھنے پر راضی ہو تو باہمی رضامندی سے ان کی قیمت لگائی جائے۔ اس کے بعد کل حاصل شدہ مالیت کو دیکھیں کہ اگر وہ کاروبار میں لگائے گئے اصل سرمائے سے زیادہ ہو جائے تو وہ نفع ہے جسے دونوں فریق آپس میں طے شدہ تناسب سے تقسیم کریں۔ اور اگر یہ مالیت اصل سرمائے سے کم ہو جائے تو یہ نقصان دونوں فریق اپنے اپنے سرمائے کے تناسب سے برداشت کریں گے۔ (ماخذہ تبویب ۱۰۳/۵۳۲)

فی الشامیۃ ج۴ ص۳۰۵:

ثم ما كان من ربح فهو بينهما على قدر رؤوس أموالهما وما كان من وضيعة أو تبعة فكذلك ولا خلاف أن اشتراط الوضيعة بخلاف قدر رأس المال باطل واشتراط الربح متفاوتا عندنا صحيح۔

وفی الدر ج۴ ص۳۲۷:

وتبطل الشركة بفسخ أحدهما ولو المال عروضا بخلاف المضاربة وهو المختار.

والله تعالى اعلم

عبدالرحیم
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۶/۴/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۲۶/۴/۱۴۲۷ھ